۹۳۷،۱۲،۲۴
۹۳۸،۱،۱

دار الافتاء

۱۳۶/۱۱۱-۱۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مسئلہ ہذا کے بارے میں:

جو جگہ ایک بار مسجد بنادی جائے، اس جگہ کو بھی کسی ضرورت کی وجہ سے مسجد سے خارج کیا جاسکتا ہے، یا نہیں؟

زید کہتا ہے کہ نہیں، ایسا ممکن نہیں ہے، اس لیے کہ جو جگہ ایک بار مسجد کے لیے وقف ہوگئی وہ جگہ تا قیامت مسجد ہی رہے گی۔

لیکن بکر اس کے برعکس کہتا ہے کہ بوقت ضرورت اس جگہ کی تبدیلی ممکن ہے، دلیل میں انوار الباری شرح بخاری، (۱۴/۱۹) کی مندرجہ ذیل عبارت پیش کرتا ہے:

"علامہ سمہودی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ مسجد نبوی کا قبلہ پہلے بیت المقدس کی طرف تھا پھر جب تحویل قبلہ ہوئی تو دوسری مقابل جانب میں ہوگیا اور وہ حصہ مسقف ہوگیا جب کہ پہلا حصہ صفہ کہلایا جانے لگا، کتب فقہ میں یہ بھی ہے کہ مسجد کے کسی حصہ کو بوقت ضرورت اس سے خارج بھی کر سکتے ہیں، لہٰذا یہ سب توسعات جو امام بخاری رحمہ اللہ نے ذکر کی ہیں، پہلے حصہ میں ہوئی ہوں گی، جو بعد کو مسجد کے حکم میں داخل نہ رہا، راویوں نے بھی توسع کر کے اس کو مسجد ہی کہا اور عرفاً اس کی گنجائش بھی تھی، علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی لکھا ہے کہ صفہ اجزاء مسجد میں سے تھا پھر اس سے خارج کر دیا گیا تھا"۔

۱۔ کیا بکر کی بات درست ہے؟ اگر نہیں تو انوار الباری کی مذکورہ بات کی کیا توجیہ ہوگی؟

۲۔ حضرت انور شاہ کشمیری صاحب رحمہ اللہ صاحب کا مسلک اس مسئلہ میں کیا یہی ہے؟

۳۔ اور اگر درست ہے تو وہ کون سی ضروریات ہیں جن کی وجہ سے کچھ حصہ مسجد کو مسجد سے خارج کرنا جائز ہوتا ہے؟

والسلام

محمد عبد اللہ امین

۲۳/ذوالحجہ/۱۴۳۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ جو جگہ ایک دفعہ شرعی مسجد بن جائے اس کو عام ضرورت کی وجہ سے مسجد سے خارج کرنا جائز نہیں، البتہ کہیں راستہ کی اشد ضرورت ہو اور مسجد کے کسی حصہ کو راستہ بنائے بغیر چارہ کار نہ ہو، تو فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ اس وقت مسجد کے کسی حصہ کو گزرگاہ کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

مذکورہ بالا تمہید کے بعد اصل سوالات کے جوابات بالترتیب ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ بکر کی بات درست نہیں، اور انہوں نے دلیل میں جو انوار الباری کی عبارت ذکر کی ہے جس میں صفہ

جاری ہے......

Scanned by CamScanner

کو مسجد سے خارج قرار دیا گیا، اس کی توجیہ یوں کی جا سکتی ہے کہ تحویل قبلہ کے بعد وہ حصہ جو بعد میں صفہ کہلایا جانے لگا وہ عین مسجد (کہ جہاں نماز ہوتی ہے) باقی نہ رہا، بلکہ فناء مسجد بن گیا اس لئے کہ شراح حدیث نے صفہ کو مسجد کا حصہ قرار دیا ہے۔

۲- علامہ انور شاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ کا موقف ان کی کتب میں تلاش بسیار کے باوجود صراحتاً کہیں نہیں ملا۔ البتہ انوار الباری کی عبارت سے ضمناً یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب کا موقف اس بارے میں یہ ہے کہ ضرورت کی وجہ سے مسجد کے کسی حصہ کو مسجد سے خارج کیا جا سکتا ہے، لیکن چونکہ حضرت کی یہ رائے احناف کے موقف سے ہٹ کر ہے، لہذا یا اس عبارت میں وہی توجیہ کی جائے جو سوال نمبر ۱ کے جواب میں گزر چکی یا یہ حضرت کی ذاتی رائے شمار کی جائے گی۔

لما في البحر الرائق:

قوله: (ومن بنى مسجدا لم يزل ملكه عنه حتى يفرزه عن ملكه بطريقه ويأذن بالصلاة فيه وإذا صلى فيه واحد زال ملكه) ....

.... ولم يذكر المصنف حكم المسجد بعد خرابه وقد اختلف فيه الشيخان فقال محمد إذا خرب وليس ما يعمر به وقد استغنى الناس عنه لبناء مسجد آخر أو لخراب القرية أو لم يخرب لكن خربت القرية بنقل أهلها واستغنوا عنه فإنه يعود إلى ملك الواقف أو ورثته وقال أبو يوسف: هو مسجد أبدا إلى قيام الساعة لا يجوز ميراثا ولا يجوز نقله ونقل ماله إلى مسجد آخر سواء كانوا يصلون فيه أو لا وهو الفتوى، كذا في الحاوي القدسي. وفي المجتبى: وأكثر المشايخ على قول أبي يوسف.

جاری ہے........

Scanned by CamScanner

Date

(كتاب الوقف: ٥/٤٢٠، ٤٢١، ط: رشيديه)
(وكذا في الشامية: كتاب الوقف: ٦/٥٤٨-٥٥١، ط: رشيديه)
(وكذا في الهندية: كتاب الوقف، احكام المساجد: ٢/٤٠٩، ط: دار الفكر)
وفي التاتارخانية:
وفي تتمة فتاوى أبي الليث .... وإن ارادوا أن يجعلوا شيئًا من المسجد طريقًا للمسلمين فقد قيل: ليس لهم ذلك وإنه صحيح ...... وفي الفتاوى العتابية: قال الشيخ الإمام خواهر زاده: إذا كان الطريق ضيقًا والمسجد واسعًا لا يحتاجون إلى بعضه تجوز الزيادة في الطريق من المسجد لأن كلها للعامة.
(كتاب الوقف، الفصل: ٢١، ٨/١٥٨، ط: فاروقيه)
وفي عمدة القاري:
وقال ابو قلابة عن أنس قدم رهط من عكل على النبي صلى الله عليه وسلم فكانوا في الصفة .... "الصفة" بضم الصاد وتشديد الفاء: موضع مظلل من المسجد يأوي اليه المساكين .... و الصفة: كانت موضعا مظللا في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم كان الفقراء المهاجرون الذين ليس لهم منزل يسكنونها.
(كتاب الصلاة، باب نوم الرجال في المسجد: ٤/٢٩١، ط: دار الكتب)
وفيه أيضا:
وقد سئل سعيد بن المسيب و سليمان بن يسار عن النوم فيه فقالا كيف تسألون عنها وقد كان أهل الصفة ينامون فيه وهم قوم كان مسكنهم المسجد؟
(كتاب الصلوة، باب نوم الرجال في المسجد: ٤/٢٩٣، ط: دار الكتب)
وفي فتح الباري لابن رجب حنبلي:
و الصفة كانت في مؤخر المسجد فكانوا يأوون إليها و يقيمون بها فدلت هذه الأحاديث على جواز أن يدعى من في المسجد إلى الطعام .... وبظاهر من اهل الصفة أنهم كانوا يأكلون في المسجد.
(كتاب الصلوة، باب من دعي إلى الطعام ....: ٢/٣٦٩، ٣٧٠، ط: دار ابن الجوزي)
جاري ہے ....

Scanned by CamScanner

Date ____________

وفيه أيضا:

والأحاديث في ذكر أهل الصفة كثيرة جدا في ذكر فقرهم وحاجتهم وصبرهم على ذلك وليس المقصود من ذلك في هذا الباب إلا نومهم في المسجد ولا شك أن أهل الصفة كانوا ينامون في المسجد......... وقد سئل سعيد بن المسيب وسليمان بن يسار عن النوم في المسجد؟ فقالا كيف تسألون عنه وقد كان أهل الصفة ينامون فيه وهم قوم كان مسكنهم المسجد.

(كتاب الصلوة، باب نوم الرجال في المسجد: ٢/٥٤، ط: دار ابن الجوزي) فقط.

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: محمد زبير غفرله
المتخصص في الفقه الإسلامي في
بالجامعة الفاروقية كراتشي
١٣/١/١٤٣٨هـ ١٥/١٠/٢٠١٦م

الجواب صحيح
[signature]
٢٢/١/١٤٣٨هـ

الجواب صحيح
[signature] عفا الله عنه
١٤٣٨/١/٢٢هـ

جامعة فاروقية — دار الإفتاء — شاه فيصل كالوني كراتشي (پاکستان)